جناب حمد اللہ قریشی
چیئرمین شعبہ عربی و اسلامیات گورنمنٹ کالج
صوابی

جبین کا معنی محض کروٹ نہیں پیشانی بھی ہے

عمدہ تطبیق اور حسنِ تاویل کی بہترین توجیہ

> ماہنامہ "الحق" میں جبین ماتھا ہے یا کروٹ کے عنوان سے آپ نے ایک دلچسپ مقالہ شائع کیا ہے جس سے ایک دلچسپ بحث کے آغاز کی امید کی جا سکتی ہے الحق کا یہی وہ بحث علم و تحقیق ہے جو اسے ملک کے تمام علمی و ادبی اور دینی جریدوں میں ممتاز مقام بخشتا ہے اس بارے میں میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ قارئین الحق کی نذر کرتا ہوں۔ (حمد اللہ قریشی)

دسمبر ۱۹۹۱ء کے الحق میں محترم و مکرم مولانا سید تصدق بخاری صاحب کا مقالہ "جبین کروٹ ہے یا ماتھا" نظر سے گزرا۔ مجھے اس بات پر قطعًا اصرار نہیں کہ جبین کے معنی "ماتھا" ہی ہیں لیکن مولانا محترم و مکرم نے چند اکابرین کے بارے میں جو ریمارکس دیئے ہیں ان سے مجھے اختلاف ہے آپ نے حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ، حضرت مولانا عبدالحق حقانیؒ، شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، مولانا غلام اللہ خانؒ اور مولانا احمد رضا خان صاحبؒ کی تفاسیر میں" وتلہ للجبین" کے معنی "پیشانی کے بل گرا دیا" کے حوالے سے لکھا ہے" مذکورہ بالا علم و عرفان کے آسمان کے ستاروں نے جبین کا ترجمہ "ماتھا" یعنی "پیشانی" کیا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے، اس تسامح کا ارتکاب اس لیے ہوا ہے کہ حضرت شاہ عبدالقادرؒ نے اولًا اپنے ترجمہ میں جبین کا ترجمہ ماتھا لکھ دیا اور بعد کے علماء کرام نے آپ پر اعتماد کر کے اصل حقیقت کی نہ مراجعت کی اور نہ التفاتانہ تحقیق کی" ان ریمارکس سے تین باتوں کا تاثر ہوتا ہے۔

۱۔ جبین کا ترجمہ "ماتھا" بالکل غلط ہے۔

۲۔ اس غلطی کا ارتکاب سب سے پہلے شاہ عبدالقادرؒ نے کیا۔

۳۔ بعد کے علماء کرام نے تحقیق و تفتیش سے آنکھیں بند کر کے اس غلط لفظ کو برقرار رکھا۔

اس میں شک نہیں کہ عربی زبان میں "ماتھا" کے لیے "جبہۃ" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے لیکن جبہہ اور جبین کا آپس میں جو تعلق ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں یہ دونوں الگ چیزیں نہیں ہیں بلکہ جبین جبہہ ہی کا ایک حصہ ہے

چنانچہ محترم و مکرم مقالہ نگار نے اپنے حق میں جن حضرات کی تفاسیر کے حوالے دیئے ہیں ان کے اقتباسات پڑھ کر معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ان حضرات کی نظروں میں بھی دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے اسی گہرے تعلق کی بناء پر عرب کبھی کبھی جبین کو جبھہ کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں چنانچہ عمرو بن کلثوم کے معلقہ حامسہ کے ایک شعر کے اس مصرعہ " تشجّ قفا المثقف والجبینا[1]" میں جبین جبھہ کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی ہماری قنات نیزہ باز کے گردن اور پیشانی کو زخمی کرتی ہے" امام بخاریؒ نے حضرت عائشہؓ کی جو روایت بیان کی ہے اس میں ہے کہ سخت سردی کے موسم میں آپ پر وحی اترتی، جب وحی موقوف ہو جاتی تو آپ کی جبین سے پسینہ بہنے لگتا " وإنّ جبینه لیفصل عرقًا[2]"۔ اگر جبین سے مراد صرف ماتھے کی کروٹ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کروٹ سے پسینہ بہتا اور دوسری کروٹ خشک رہتی تبھی تو آپ نے "جبینان" نہیں کہا لیکن ایسا ناممکن ہے پس صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کی پیشانی سے پسینہ بہتا۔ عربی کا ایک دوسرا شعر جس کا اصل ماخذ مجھے معلوم نہ ہو سکا مجھے اپنے دوست پروفیسر نور البصر صاحب شعبہ انگریزی سے ملا جس میں جبین پیشانی کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے

نساء زلیخا لو رأین جبینه لآثرن بالقطع القلوب علی الید

اگر زلیخا کی ہم نشین عورتیں نبی علیہ السلام کی پیشانی دیکھتے تو قطع ید کی جگہ دلوں کے کاٹنے کو ترجیح دیتیں" اردو زبان میں تو یہ لفظ صریحًا پیشانی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

تو اپنی سرنوشت اب اپنے قلم سے لکھ خالی رکھی ہے خامۂ حق نے تری جبین

آخر یہ لفظ اردو میں کہاں سے آیا؟

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ جبین کا ترجمہ ماتھا کرنا کلی طور پر غلط نہیں ہے دوسری بات کہ اس غلطی کا ارتکاب سب سے پہلے شاہ صاحبؒ نے کیا، بھی درست نہیں اگر یہ ترجمہ غلط ہے تو اس کا ارتکاب سلف صالحین نے بھی کیا ہے۔ علامہ آلوسیؒ رقمطراز ہیں " وقیل المراد کبه علی وجهه وکان ذٰلك باشارة منه[3]" اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اوندھے منہ گرانا ہے اور یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اشارہ پر کیا گیا" مولانا ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں کہ مجاہدؒ اور ابن عباسؓ کا بیان ہے: أنّ ابراهیم کبّهٗ علی وجهه[4]" ابراہیم علیہ السلام نے ان کو اوندھے منہ گرا دیا۔ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی حکایت بیان کی ہے کہ انہوں نے باپ سے کہا " یا أبت کبّنی لوجهی[5]" اباجان مجھے اوندھے منہ لٹا دو" بعد میں لکھتے

[1] "سبع معلقات" المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور، ص۱۳۸ شعر ۵۹۔ [2] محمد بن اسمٰعیل "صحیح بخاری" قدیمی کتب خانہ بمقابل آرام باغ ج ۱ ص۲ باب کیف کان بدء الوحی۔ [3] "روح المعانی" المکتبۃ الرشیدیہ لمیٹڈ لاہور پاکستان ج ۱۲ ص۱۳۱۔ [4] "تفسیر المظہری" مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ ج ، ص۱۳۱۔ [5] "تفسیر الخازن" دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت لبنان ج ۴ ص۲۳۔

ہیں " ففعل ابراهیم ذالك[۱] " ابراہیم علیہ السلام نے ویسا ہی کیا اس سے ثابت ہوا کہ مذکورہ ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ کے ذہن کا اختراع نہیں بلکہ اس کے لیے ٹھوس بنیادیں موجود ہیں۔ تیسری بات کہ بعد کے علماء کرام نے تحقیق و تفتیش کے بغیر شاہ صاحب پر اعتماد کیا خود بخود غلط ثابت ہوگئی۔

جن حضرات کا مولانائے محترم و مکرم نے دفاع کیا ہے آخر ان پر تو بھی یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ جبین کے معنی محض کروٹ کے نہیں بلکہ پیشانی کے کروٹ کے ہیں جب کہ ان کا ترجمہ ہے " اور باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹا دیا " پس دونوں ترجموں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ جن حضرات نے " ماتھے کے بل گرا دیا " ترجمہ کیا ہے ان کے بارے میں سمجھا جائے کہ شاید اس سے ان کی مراد ماتھے کی کروٹ ہو اس لیے کہ ماتھے کی کروٹ بھی ماتھا ہی ہے جیسا کہ پیشانی سے کھینچنا اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص پیشانی کے بالوں سے کھینچا جائے یا جیسا کہ سر منڈوانے کا مطلب سر کے بالوں کا منڈوانا ہوتا ہے۔ اسی طرح جن حضرات نے محض کروٹ کے معنی کیے ہیں ان کے بارے میں یہ سمجھا جائے کہ کروٹ سے ان کی مراد پیشانی کی کروٹ ہے۔ مقالہ کے بارے میں مجموعی تاثر یہ ہے کہ یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جس کی تعریف ہونی چاہیئے۔ اس مقالہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جن حضرات کے ساتھ مقالہ نگار نے اختلاف کا اظہار کیا ہے ان کے نام بڑے احترام کے ساتھ لیے ہیں جس سے ان کی اسلام دوستی للہیت اور تعصب سے پاک ذہن کی عکاسی ہوتی ہے۔ البتہ مولانا احمد رضا خان صاحب کے بارے میں معمولی سی جانبداری کی گئی ہے جناب حضرت مولانا عبدالماجد دریا بادیؒ کے حاشیہ پر لکھے ہوئے یہ الفاظ کہ " جیسا جانور کو لٹاتے ہیں " سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس سے " فلما اسلما " کی روح مجروح ہو جاتی ہے۔ جانور لیٹتے وقت مزاحمت کرتا ہے اور لٹانے کے بعد بھی اسی کیفیت میں ہوتا ہے جب کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام خود تسلیم خم کر چکے تھے اس لیے دونوں کے لٹانے میں ضرور فرق ہوگا، تاہم تشبیہ جزو میں ہوتی ہے کُل میں نہیں اس لیے اس کی تاویل بھی کی جا سکتی ہے۔

دفاعِ امام ابو حنیفہؒ

تصنیف ، مولانا عبدالقیوم حقانی

صفحات ۳۶۰ قیمت مجلد ۔/۲۶ روپے

جس میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کی سیرت و سوانح، علمی و تحقیقی کارنامے، تدوین فقہ، قانونی کونسل کی سرگرمیاں، دلچسپ مناظرے، حجیت اجماع و قیاس پر اعتراضات کے جوابات، دلچسپ واقعات نظریہ انقلاب و سیاست، فقہ حنفی کی قانونی حیثیت و جامعیت تقلید و اجتہاد کے علاوہ قدیم و جدید اہم موضوعات پر سیر حاصل تبصرے۔

مؤتمر المصنفین ــــ دارالعلوم حقانیہ ــــ اکوڑہ خٹک ــــ پشاور

[۱] ایضاً۔